جمعہ 15 جون 2001ء

احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

روزنامہ

الفضل

PH: 0092 4524 213029

ایڈیٹر: عبدالسّمیع خان

جمعہ 15 جون 2001ء 22 ربیع الاول 1422 ہجری-15 احسان 1380 ہش جلد 51-86 نمبر 132

استقامت کے پہاڑ

حضرت خبابؓ بیان کرتے ہیں- کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تم سے پہلے وہ لوگ بھی گزرے ہیں جن کے لئے گڑھے کھودے جاتے انہیں گاڑ دیا جاتا- پھر آرے ان کے سر پر رکھ کر انہیں دوٹکڑے کردیا جاتا مگر وہ اپنے دین اور عقیدہ سے نہ پھرتے تھے-

(صحیح بخاری کتاب المناقب باب علامات النبوۃ فی الاسلام حدیث نمبر 3342)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

حدیث شریف میں ہے کہ بعض بہشتی بطور سیر دوزخ کو دیکھنا چاہیں گے اور اس میں اپنا قدم رکھیں گے' تو دوزخ کہے گی کہ تو نے تو مجھے سرد کردیا- یعنی بجائے اس کے کہ دوزخ کی آگ اسے جلاتی - خادموں کیطرح آرام دہ ہوجاوے گی-

عادت اللہ یہی ہے کہ دو ناریں ایک جگہ جمع نہیں ہوسکتیں- محبت الٰہی بھی ایک نار ہے اور طاعون کو بھی نار لکھا ہے- لیکن ان میں سے ایک تو عذاب ہے اور دوسری انعام ہے' اسی لئے طاعون کی نار کی ایک خاص خصوصیت خدا تعالیٰ نے رکھی ہے- اس میں آگ کو جو غلام کہا گیا ہے- میرا مذہب اس کے متعلق یہ ہے کہ اسماء اور اعلام کو ان کے اشتقاق سے لینا چاہئے- غلام غلمہ سے نکلا ہے- جس کے معنے ہیں کسی شئی کی خواہش کے واسطے نہایت درجہ مضطرب ہونا یا ایسی خواہش جو کہ حد سے تجاوز کرجاتی ہے اور انسان پھر اس سے بے قرار ہوجاتا ہے- اور اسی لئے غلام کا لفظ اس وقت صادق آتا ہے جب انسان کے اندر نکاح کی خواہش جوش مارتی ہے- پس طاعون کا غلام اور غلاموں کی غلام کے بھی یہی معنے ہیں کہ جو شخص ہم سے ایک ایسا تعلق اور جوڑ پیدا کرتا ہے جو کہ صدق و وفا کے تعلقات کے ساتھ حد سے تجاوز ہوا ہو اور کسی قسم کی جدائی اور دوئی اس کے رگ وریشہ میں نہ پائی جاتی ہو اسے وہ ہرگز کچھ نقصان نہیں پہنچا سکتی- اور جو ہمارا مرید الٰہی محبت کی آگ سے جلتا ہوگا اور خدا کو حقیقی طور پر پالینے کی خواہش کمال درجہ پر اس کے سینہ میں شعلہ زن ہوگی- اسی پر بیعت کا لفظ حقیقی طور پر صادق آوے گا- یہاں تک کہ کسی قسم کے ابتلا کے نیچے آکر وہ ہرگز متزلزل نہ ہو بلکہ اور قدم آگے بڑھاوے- لیکن جبکہ لوگ ابھی تک اس حقیقت سے واقف نہیں اور ذرا ذرا سی بات پر وہ ابتلا میں آجاتے ہیں اور اعتراض کرنے لگتے ہیں تو پھر وہ اس آگ سے کس طرح محفوظ رہ سکتے ہیں-

بیعت کی حقیقت

بیعت کا لفظ ایک وسیع معنے رکھتا ہے اور اس کا مقام ایک انتہائی تعلق کا مقام ہے کہ جس سے بڑھ کر اور کسی قسم کا تعلق ہو ہی نہیں سکتا-

بعض لوگ ایسے ہیں کہ وہ ہمارے نور کی پوری روشنی میں نہیں ہیں- جب تک انسان کو ابتلا کی برداشت نہ ہو اور ہر طرح سے وہ اس میں ثابت قدمی نہ دکھا سکتا ہو- تب تک وہ بیعت میں نہیں ہے- پس جو لوگ صدق وصفا میں انتہائی درجہ پر پہنچے ہوئے ہیں- خدا تعالیٰ ان کو امتیاز میں رکھتا ہے- طاعون کے ایام میں جو لوگ بیعت کرتے ہیں' وہ سخت خطرناک حالت میں ہیں' کیونکہ صرف طاعون کا خوف ان کو بیعت میں داخل کرتا ہے- جب یہ خوف جاتا رہا تو پھر وہ اپنی پہلی حالت پر عود کر آویں گے- پس اس حالت میں ان کی بیعت کیا ہوئی؟

(ملفوظات جلد چہارم ص 2-3)

سیکرٹریان / والدین واقفین نو متوجہ ہوں

وکالت وقف نو کے زیر انتظام واقفین نو بچوں / بچیوں کے لئے عربی- روسی اور ترکی زبان سکھانے کی کلاسوں کا اجراء کیا جارہا ہے- ابتدائی کورس تین ماہ پر مشتمل ہوگا- شرکت کے خواہشمند بچے / بچیاں نیز دیگر خواتین و احباب بھی جو یہ زبانیں سیکھنے کے خواہشمند ہوں مورخہ 18-7-2001 بروز سوموار صبح 9 بجے وکالت وقف نو میں تشریف لے آئیں-

نوٹ یہ اعلان صرف اہل ربوہ کے لئے ہے

(وکالت وقف نو)

احباب کرام سے ضروری گزارش

○ شعبہ امداد طلباء سے اس وقت ان ضرورت مند طلباء و طالبات جو پرائمری' سیکنڈری اور کالج Level پر تعلیم حاصل کر رہے ہیں کی فیسوں' کتب وغیرہ کے سلسلہ میں ہر ممکنہ امداد بطور وظائف کی جاتی ہے-

گذشتہ دو تین سالوں میں فیسوں اور کتب و نوٹ بکس کی قیمتوں میں غیر معمولی اضافہ ہونے کی وجہ سے اس شعبہ پر غیر معمولی بوجھ ہے- چونکہ یہ شعبہ مشروط بامد ہے اس لئے احباب جماعت سے درخواست ہے کہ اس نیکی کے کام میں زیادہ سے زیادہ حصہ لینے کی کوشش کریں- نیز امراء صاحبان سے بھی درخواست ہے کہ وہ گاہے بہ گاہے احباب کی توجہ اس طرف مبذول کروائیں-

یہ رقم بد امداد طلباء خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع کرواسکتے ہیں- براہ راست نگران امداد طلباء معرفت نظارت تعلیم کو بھی یہ رقوم بھجوائی جاسکتی ہیں-

(نگران امداد طلباء)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

عرفانِ حدیث
نمبر 76

مرتبہ: عبدالسمیع خان

شُکر کا ایک طریق

حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد اور پھر دادا سے روایت بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس بات کو پسند کرتا ہے کہ وہ اپنی نعمت کا اثر اپنے بندہ پر دیکھے۔

(جامع ترمذی کتاب الادب باب ان اللہ یحب)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ اس حدیث کی تشریح میں فرماتے ہیں

ترمذی کتاب الادب کی یہ روایت ہے اس باب سے کہ اللہ تعالیٰ بہت پسند کرتا ہے اس بات کو کہ اپنی نعمت کا اثر اپنے بندوں پر دیکھے۔ اس کا ترجمہ یہ ہے 'اس پوری روایت کا جو حضرت عمرو بن شعیب سے مروی ہے رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا **اللہ تعالیٰ کو یہ بات پسند ہے کہ وہ اپنے فضل اور اپنی نعمت کا اثر اپنے بندے پر دیکھے۔**

اب اس کے کئی معانی ہو سکتے ہیں۔ ان سارے معانی میں یہ حدیث اطلاق پاتی ہے۔ ایک تو یہ کہ آپ مثلاً اپنے بچوں کو جب عید پہ اچھے کپڑے دیں گے اگر وہ پھینک دیں اور نہ پہنیں یا اگلے سال کے لئے بچا رکھیں تو آپ کو یہ اچھا لگے گا یا جب وہ پہنیں اور سج کر نکلیں' وہ اچھا لگے گا!! ایک سادہ سی انسانی فطرت کی بات ہے انسان جو نعمت کسی کو دیتا ہے چاہتا ہے کہ اسے پھر اس پر دیکھے اور پھر پیار اور محبت کے ساتھ اس کی تعریف کرے کہ اچھے لگ رہے ہو اس نعمت کے ساتھ۔ تو اللہ تعالیٰ بھی پسند فرماتا ہے کہ جو نعمت اپنے بندوں کو دے وہ ان بندوں کو اس نعمت سے سجا ہوا دیکھے۔ لیکن یہ جو مضمون ہے یہ مختلف لوگوں کے ساتھ تعلق رکھتا ہے جن کی طبیعتوں میں اختلاف ہوا کرتا ہے اور مختلف درجات سے تعلق رکھتا ہے اولیاء سے بھی تعلق رکھتا ہے اور انبیاء سے بھی تعلق رکھتا ہے۔

اور یہاں نعمت کے اثر کو دیکھنا مختلف مضامین آپ کے سامنے کھولتا چلا جائے گا۔ یعنی ایک بندے میں نعمت کا اثر اور طرح سے دیکھا جائے گا' ایک بندے میں اور طرح سے دیکھا جائے گا۔ بعض ایسے بزرگ اور اولیاء گزرے ہیں جنہوں نے ظاہر پر بھی اس کو محمول کیا اور بہت سج دھج کے رہتے تھے بہترین کپڑے پہنتے تھے۔ ان کے مزاج میں یہ بات داخل تھی اور یہ کہا کرتے تھے کہ جب تک میرا خدا نہیں کہتا یہ میری نعمت ہے اس کو استعمال کرو اس وقت تک میں استعمال نہیں کرتا۔ یعنی اللہ دیتا ہے اور چونکہ میرے مزاج میں شوق ہے کہ اچھا پہنوں اس لئے میں اچھا ہی پہنتا ہوں اور یہ بھی نعمت کا شکر ادا کرنا ہے۔ اللہ کی نظر اس بندے پر اس وجہ سے پیار سے پڑتی ہے کہ اس بنا پر پہن رہا ہے کہ میں نے اسے عطا کیا ہے۔

اور آنحضرت ﷺ کے صحابہؓ میں بھی مختلف قسم کے صحابہؓ تھے۔ بعض صحابہ خوش پوش تھے۔ ان کو آنحضرت ﷺ نے کبھی نہیں فرمایا کہ خوش پوشی چھوڑ دو اور ٹاٹ کے کپڑے پہن لو لیکن جنہوں نے ٹاٹ کے کپڑے پہنے وہ بھی اچھے لگتے تھے کیونکہ ان کا طرز شکر مختلف ہوا کرتا تھا۔ حضرت مسیح موعود (-) کے رفقاء کا بھی یہی حال تھا۔ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کے متعلق یہ کہا جاتا ہے کہ وہ خوش پوش تھے اور بڑے احتیاط سے خوبصورت کپڑے پہنا کرتے تھے لیکن کبھی ایک دفعہ بھی حضرت مسیح موعود (-) نے آپ کو ٹوکا نہیں۔ اور بعض (رفقاء) تھے جو بالکل درویشانہ عام سی زندگی کچھ غربت کی وجہ سے 'کچھ غربت کے اختیار کرنے کی وجہ سے 'حضرت خلیفۃ المسیح الاول (-) غریب تو نہیں تھے خدا تعالیٰ نے بہت عطا کیا تھا مگر پہنتے سادہ سے کپڑے تھے۔ اور بعض ایسے (رفقاء) تھے جو غریب تھے اور جو کچھ ان کو خدا تعالیٰ نے دیا وہی پہنتے تھے۔ تو حضرت مسیح موعود (-) نے ان سے بھی پیار کیا' تینوں سے اپنے اپنے مقام اور مرتبے کے مطابق ان سے پیار کیا۔

اور جو بالکل سادہ غریب پھٹے ہوئے کپڑوں والے ہوا کرتے تھے بعض دفعہ خود ان کے ساتھ جا کے بیٹھ جایا کرتے تھے تاکہ کسی کو یہ خیال نہ ہو کہ میں خدا کی نعمت کے اس اظہار کو پوری وقعت نہیں دیتا۔ خدا کی نعمت کا یہ بھی اظہار ہے' یہ بھی شکر کا طریقہ ہے جو دیا وہ پہن لیا اور شرمایا نہیں۔ اگر خدا کی عطا کردہ نعمت سے شرمایا جائے تو یہ ناشکری ہے کیونکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ اس نے اس نعمت کی قدر نہیں کی اور سمجھتا تھا کہ مجھے بڑا ملنا چاہئے تھا' زیادہ ملنا چاہئے تھے' یہ پہن کے لوگوں کے سامنے جاؤں گا تو وہ کیا کہیں گے۔ تو گویا اللہ تعالیٰ نے جو عطا کیا وہ اس سے شرما گیا۔ تو ان امور کو بڑے غور سے دیکھیں اور سمجھیں اور پھر دیکھیں حضرت مسیح موعود (-) نے ان تینوں قسم کے شکر ادا کرنے والوں کو محبت اور پیار سے دیکھا ہے اور ایسے غریبوں اور فقیروں کو جن کے پاس کچھ بھی نہیں ہوا کرتا تھا ان کو عزت کے ساتھ اپنے پاس بلایا' اپنے پاس بٹھایا۔ ابتداء میں وہ کچھ گھبراتے تھے وہ سمجھتے تھے کہ ہمیں جو اتنا آگے بلایا جا رہا ہے ہمارے پاس تو کچھ بھی نہیں۔ مسیح موعود (-) یہ ثابت کرنا چاہتے تھے کہ جو کچھ ان کے پاس تھا وہ انہوں نے پہنا ہے اور یہی پسند ہے اللہ تعالیٰ کو' یہ ناشکری کرنے والے بندے نہیں ہیں۔

پھر کچھ اور لوگ بھی ہیں جن پہ نعمت کا اثر اللہ تعالیٰ اور طرح سے دیکھتا ہے۔ آنحضرت ﷺ پر **نعمت کا اثر اس طرح ظاہر ہوتا تھا کہ اللہ جو کرتا تھا بالکل ویسے ہی آپؐ کرنے لگتے تھے۔ یہ بھی ایک شکر کا طریق ہے جو آقا کرے بعینہٖ وہی کرنے کی کوشش کرو۔** اللہ نے آپ کو ہر قسم کی نعمت عطا کی جبکہ آپ سمجھتے تھے کہ میرے پاس کچھ بھی نہیں تھا اور واقعتہً کچھ بھی نہیں تھا۔ جب خدا نے یہ سب کچھ دیا تو پھر اس ساری نعمت کو شکر کے ساتھ ان بندوں کی طرف بہا دیا جن کے پاس کچھ بھی نہیں ہوتا تھا یا نسبتاً کم ہوا کرتا تھا۔ تو دیکھیں پہنا تو نہیں وہ لیکن پہنایا ضرور اور شوق اور محبت کے ساتھ پہنایا۔ ہاں بعض دفعہ دنیا کو یہ سمجھانے کے لئے کہ اللہ نے جو دیا ہے ویسا ہی پہن بھی لینا چاہئے۔ اور اس میں کوئی عار نہیں ہے یہ کوئی خدا تعالیٰ کے منشاء کے خلاف بات نہیں ہے۔

آنحضور ﷺ نے بعض دفعہ بہت ہی خوبصورت قبائیں پہنیں' کوٹ پہنے جو باہر سے تحفتہً آئے ہوئے تھے اور صحابہ یہ بیان کرتے ہیں کہ اتنے خوبصورت لگ رہے تھے اس میں' ان کپڑوں میں کہ ہم چاند کو دیکھتے تھے' کبھی رسول اللہ ﷺ کو دیکھتے تھے مگر خدا گواہ ہے کہ محمدؐ رسول اللہ کا حسن بہت زیادہ تھا۔ تو اب دیکھیں اس وقت بھی اللہ کی پیار کی نظر آپ پر پڑ رہی تھی جب آپ خدا کی دی ہوئی نعمتوں کو پہن رہے تھے اور دکھا رہے تھے کہ دیکھو اللہ نے مجھے یہ نعمت عطا کی ہے۔ اور اس وقت بھی پیار کے ساتھ نظر پڑتی تھی جب بندوں کو وہ نعمت آگے عطا فرما دیتے تھے۔ تو یہ مختلف رنگ ہوا کرتے ہیں یہ سارے شکر ادا کرنے ہی کے رنگ ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنی نعمتوں کا اثر دیکھتا تھا ہر بندے کے مزاج کے مطابق وہ اثر ظاہر ہوتا ہے۔

مگر یاد رکھنا چاہئے کہ **یہ اثر اللہ کی نعمت کے تصور کے ساتھ پیدا ہونا چاہئے۔** جب اسے اس خدا کے ہاتھ سے ہٹا کر دنیا میں ایک دکھاوے کے طور پر استعمال کریں گے تو یہی لعنت بن جائے گی۔ نعمت نہیں رہے گی' یہ ناشکری ہو جائے گی۔ ہمیشہ ذہن میں رہنا چاہئے کہ اللہ نے عطا فرمایا ہے اور اللہ نے عطا فرمایا ہے تو اس کے بے تکلف اظہار تشکر کے ساتھ اس کو وابستہ کر دینا چاہئے۔ یہ شکر کی جتنی قسمیں میں نے بیان کی ہیں ان میں بے تکلفی ضروری ہے۔ جہاں تکلف آیا وہاں اللہ سے رشتہ ٹوٹ گیا۔ پس اپنی طبیعتوں اور مزاج کو سمجھیں' ان پر غور کریں اور اپنے مزاج کے مطابق اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو استعمال کریں اور پھر آگے بندوں کو ان کے فائدے پہنچائیں۔ یہ شکر کی مختلف قسمیں ہیں جو آنحضرت ﷺ نے اس مختصر سی حدیث میں بیان فرمائیں۔ (-) کہ اللہ تعالیٰ بہت پیار سے' بہت محبت سے دیکھتا ہے ان آثار کو جو اس کی نعمت کے اس کے بندوں پر ظاہر ہوتے ہیں۔

روزنامہ الفضل ربوہ- 5- اپریل 99ء

پبلشر آغا سیف اللہ- پرنٹر قاضی منیر احمد- مطبع ضیاء الاسلام پریس- مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

وہ خزائن جو ہزاروں سال سے مدفون تھے — اب میں دیتا ہوں اگر کوئی ملے امیدوار (درثمین)

سیدنا حضرت مسیح موعود کی کتب کی اہمیت اور چند کتب کا تعارف

خدا تعالیٰ نے مجھے مبعوث فرمایا ہے کہ ان خزائن مدفونہ کو دنیا پر ظاہر کروں

قسط اول

محمد شکراللہ صاحب

ہم ناچیز بندوں پر اللہ تعالیٰ کا بے حد انتہاء کرم ہے کہ اس نے ہمیں اس زمانہ کے مامور کو پہچاننے کی سعادت بخشی جس کے متعلق یہ پیشگوئی تھی کہ:

وہ اس قدر مال تقسیم کرے گا کہ کوئی اسے قبول نہیں کرے گا۔ ظاہر ہے کہ یہ خزانے سونے اور چاندی کی شکل میں تو نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ کوئی بھی شخص انہیں لینے سے انکار نہیں کر سکتا۔ یہ خزائن وہی خزائن ہو سکتے ہیں جو خدا کا مرسل و مامور، خدا تعالیٰ سے علم پاکر روحانی علوم کے جواہرات کی شکل میں دنیا کے سامنے بکھیرتا ہے اور بد قسمت انسان ان جواہرات کو لینے سے انکار کر دیتا ہے۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

"اور خدا تعالیٰ نے مجھے مبعوث فرمایا ہے کہ ان خزائن مدفونہ کو دنیا پر ظاہر کروں اور ناپاک اعتراضات کا کیچڑ جو ان درخشاں جواہرات پر تھوپا گیا ہے اس سے ان کو پاک صاف کروں اور خدا تعالیٰ نے مجھے مامور کیا ہے کہ میں اس نور کو جو (دین) میں ملتا ہے ان کو جو حقیقت کے جویاں ہیں دکھاؤں"

چنانچہ امر واقعہ یہ ہے کہ آپ نے ہمیں اپنی بیش بہا کتب کے ذریعہ از سر نو دین سے روشناس کرایا جیسا کہ آپ فرماتے ہیں۔

باغ مرجھایا ہوا تھا گر گئے تھے سب ثمر
میں خدا کا فضل لایا پھر ہوئے پیدا ثمار

حضرت اقدس کے قلم مبارک سے بیاسی کے قریب کتب ظہور میں آئیں جو روحانی خزائن کی 23 جلدوں کے خوبصورت سیٹ کی صورت میں دنیا کے سامنے ہے۔ حضور کی یہ کتب بلاشبہ ان خزائن کا ایک حصہ ہیں جو اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق "قدر معلوم" کے ماتحت اس زمانہ میں ظاہر ہوئے تا تشنہ لب روحیں ان روحانی خزائن سے مستفیض ہو کر آب حیات کے سامان پیدا کر سکیں۔

وہ خزائن جو ہزاروں سال سے مدفون تھے
مہدی حق کے زمانے کے لئے مکنون تھے
(نغمات صدیق ص 72)

آپ کے اس علمی خزانہ سے ہر قوم و ملک کے لکھو کھا تشنہ کام سیراب ہو رہے ہیں اور اس سے اپنی روحانی لذت و سرور اٹھا رہے ہیں کہ جس کا مزہ کبھی نہ ختم ہونے والا ہے۔

اس مختصر تمہید کے بعد حضرت مسیح موعود کی کتب پر قدرے تفصیل سے روشنی ڈالی جائے گی اس ضمن میں حضرت مسیح موعود کے اقتباسات پیش کیے جائیں گے کہ اپنی کتب کے بارے میں خود حضرت مسیح موعود نے کیا فرمایا ہے۔ نیز خلفائے احمدیت کے بعض ارشادات پیش کیے جائیں گے۔ مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود کے ضمن میں بعض رفقاء حضرت مسیح موعود کے قابل تقلید نمونوں کا تذکرہ ہو گا غرضیکہ مختلف پہلوؤں سے اس موضوع پر روشنی ڈالی جائے گی تا کہ ایک عام قاری بھی اس سے فائدہ اٹھا سکے۔

زیر مطالعہ رکھنے والی تین اہم چیزیں

ایمان کی تازگی اور نشوونما کے لئے ہمیں تین چیزیں اپنے زیر مطالعہ رکھنی چاہئیں۔

1۔ قرآن مجید
2۔ احادیث رسول پاک ﷺ
3۔ کتب حضرت مسیح موعود

قرآن کریم

قرآن کریم کا ایک ایک لفظ عزت کے لائق ہے۔ وہ تاریکی کو دور کرتا ہے اور محبت الٰہی عطا کرتا ہے۔ اس کی عظمت میں جو کچھ بھی کہا جائے کم ہے اس کو بار بار پڑھنے اور سمجھنے کی ضرورت ہے۔ ایسا نہ ہو کہ ہم اپنی غفلت کی وجہ سے اس چشمہ فیض سے محروم رہیں۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کا مشہور شعر ہے

قرآں خدا نما ہے خدا کا کلام ہے
بے اس کے معرفت کا چمن ناتمام ہے
(براہین احمدیہ حصہ پنجم)

احادیث

دوسری چیز حدیث رسول پاک ﷺ ہیں احادیث میں بڑی پیاری باتیں ہیں۔ خدا کے اس محبوب کا ایک ایک لفظ دلکش اور ایک ایک فعل دلربا ہے۔ احادیث میں دین کی تفصیل اور رسول پاک ﷺ کی تصویر نظر آتی ہے۔

کتب مسیح موعود

تیسری چیز ایمان کی نشوونما کے لئے کتب حضرت مسیح موعود ہیں۔ قرآن مجید اور احادیث کی بہترین تشریح اور دونوں کی سب سے خوبصورت خدمت حضرت مسیح موعود نے اپنی کتب کے ذریعہ کی ہے۔ اس زمانہ میں دین کی سب سے سچی اور پاکیزہ تصویر آپ کی کتابوں کے مطالعہ سے حاصل ہوتی ہے۔

اور آپ کی راہنمائی میں آپ کے خلفاء نے اپنی کتابوں اور تقاریر میں دین کی سچی تعبیر کے دریا بہا دیئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان سے فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

"میرے اندر ایک آسمانی روح بول رہی ہے جو میرے لفظ لفظ حرف حرف کو زندگی بخشتی ہے"۔
(ازالہ اوہام)

سو جو شخص روحانی زندگی سے حصہ لینا چاہتا ہے وہ ان کتابوں کے لفظ لفظ اور حرف حرف کو پڑھے اور انہیں یاد رکھنے کی کوشش کرے کیونکہ یہ ہمیں

علم و حکمت کا نور دیتی ہیں
جان و دل کا سرور دیتی ہیں

حضرت اقدس فرماتے ہیں:

"جو شخص میرے ہاتھ سے جام پئے گا جو مجھے دیا گیا ہے وہ ہرگز نہیں مرے گا۔۔۔ لیکن اگر یہ حکمت اور معرفت جو مردہ دلوں کے لئے آب حیات کا حکم رکھتی ہے دوسری جگہ سے نہیں مل سکتی تو تمہارے پاس اس جرم کا کوئی عذر نہیں کہ تم نے اس سرچشمہ سے انکار کیا جو آسمان پر کھولا گیا"
(ازالہ اوہام)

کتب کے مطالعہ کی ضرورت

آپ کی جملہ کتب بنیادی طور پر ہدایت اور دین پر مشتمل ہیں۔ حضور کی کتب میں مختلف علوم سے تعلق رکھنے والوں کے طبعی ذوق کی تسکین کا سامان بھی موجود ہے۔ تاریخی نکات، ادبی عجائبات، تفسیری نوادرات، احادیث کے معارف، علم تحقیق السنہ، تصوف، مذاہب کا تقابل، امور معاد کی سائنٹفک تشریح وغیرہ غرض حضرت مسیح موعود کی کتب ایک ایسا اسلحہ خانہ ہیں جن کے ہتھیاروں سے مسلح ہو کر موجودہ سائنسی دور میں مذہب سے تعلق رکھنے والے جملہ فتنوں کا کامیاب مقابلہ کر سکتے ہیں نہ صرف مقابلہ بلکہ انہیں شکست دے کر ان کی دھجیاں فضائے آسمانی میں بکھیر سکتے ہیں۔ ان میں وہ تریاق بھرا ہوا ہے جو دشمنان حق کے زہر کا مداوا ہو سکتا ہے۔

حضور فرماتے ہیں

سیف کا کام قلم سے ہے دکھایا ہم نے

حضرت مسیح موعود کے ارشادات

اپنی کتب کے مطالعہ کی اہمیت کو واضح کرتے ہوئے حضور فرماتے ہیں:

"سب دوستوں کے واسطے ضروری ہے کہ ہماری کتب کم از کم ایک دفعہ ضرور پڑھ لیا کریں کیونکہ علم ایک طاقت ہے اور طاقت سے شجاعت پیدا ہوتی ہے جس کو علم نہیں ہوتا مخالف کے سوال کے آگے حیران ہو جاتا ہے"۔
(ملفوظات جلد ہشتم ص 5)

آپ فرماتے ہیں:

"ہماری کتابوں کو خوب پڑھتے رہو تا کہ واقفیت ہو اور کشتی نوح کی تعلیم پر عمل کرتے رہا کرو"
(ملفوظات جلد 4 ص 187)

آپ فرماتے ہیں:

"یہ رسائل جو لکھے گئے ہیں تائید الٰہی سے لکھے گئے ہیں ان کا نام وحی اور الہام تو نہیں رکھتا مگر یہ تو ضرور کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کی خاص اور خارق عادت تائید نے یہ رسالے میرے ہاتھ سے نکلوائے ہیں"
(سر الخلافہ صفحہ نمبر 4)

آپ اپنی کتاب تریاق القلوب میں بیان فرماتے ہیں:

"میرے ہاتھ سے آسمانی نشان ظاہر ہو رہے ہیں

اور میرے قلم سے قرآنی معارف چمک رہے ہیں۔ اٹھو اور تمام دنیا میں تلاش کرو کہ کیا کوئی عیسائیوں میں سے سکھوں میں سے یہودیوں میں سے یا کسی اور فرقہ سے ایسا ہے کہ آسمانی نشانوں کو دکھلانے اور معارف اور حقائق کے بیان کرنے میں میرا مقابلہ کر سکے"۔ (تریاق القلوب)

ارشادات حضرت المصلح الموعود

آپ کتب حضرت مسیح موعود کی اہمیت و برکات بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"جو کتابیں ایک ایسے شخص نے لکھی ہوں جس پر فرشتے نازل ہوتے تھے ان کے پڑھنے سے ملائکۃ اللہ نازل ہوتے ہیں۔ چنانچہ حضرت صاحب کی کتابیں جو شخص پڑھے گا اس پر فرشتے نازل ہوں گے......"

(ملائکۃ اللہ ص 194)

آپ فرماتے ہیں:

"... قرآن پڑھو اور اس پر غور کرو۔ اس کے لئے حضرت مسیح موعود کا لٹریچر بھی موجود ہے اور پھر میری تفسیر اور مضامین بھی ہیں ان کو بار بار پڑھو اور اس قدر قرآن کو اپنے اندر جذب کر لو کہ تمہارے سارے علوم قرآن بن جائیں اور تم دنیوی علوم کے بھی استاد بن جاؤ"۔

(بحوالہ الفضل 14/ اپریل 1948ء ص 5)

آپ فرماتے ہیں:

"خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کو اپنی روح سے ممسوح کر کے ان علوم سے سرفراز فرمایا تھا جو اس زمانہ کے لئے ضروری ہیں۔

(دیباچہ تفسیر القرآن ص 327)

ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الثالث

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث حضرت مسیح موعود کی کتب کے متعلق بیان فرماتے ہیں کہ:

"حضرت مسیح موعود کی کتب دراصل (دینی) علوم کا ایک بحر ذخار اور قیمتی خزانہ ہیں ان علوم سے بہرہ ور ہونے اور اس دولت بے بہا سے خود کو بھی اور اپنی نسلوں کو بھی مالا مال کرنے میں کسی دم بھی غافل نہیں رہنا چاہئے تا کہ ہم شیطان ملعون کے ہر قسم کے وساوس سے محفوظ رہ کر خدا تعالیٰ کے فضل اور اس کی رحمت کے وارث بنتے چلے جائیں"

(الفضل 12/ اکتوبر 1968ء ص 8)

مقام خلافت پر متمکن ہونے کے بعد مورخہ 13 نومبر 1965ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے طلباء جامعہ احمدیہ ربوہ سے اپنے خطاب کے دوران فرمایا:

"حضرت مسیح موعود نے علوم کا نہ ختم ہونے والا خزانہ ہمارے ہاتھ میں دیا ہے کسی طرف سے بھی کوئی (دین) پر حملہ آور ہو ہم اس حملہ کا جواب نہایت خوبی سے دے سکتے ہیں۔ اگر ہمیں حضرت مسیح موعود کی کتب پر عبور ہے اگر ہم محنت کریں اور غور کریں تو ہمیں کسی بھی حملہ کو دیکھ کر کوئی گھبراہٹ لاحق نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ ہمیں پوری طرح مسلح کر دیا گیا ہے"

(الفضل 24 نومبر 1965ء ص 3)

ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ

حضرت مسیح موعود کی تحریرات کی اہمیت کا اندازہ اس سے بھی لگایا جا سکتا ہے۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع تقریباً ہر خطبہ میں ہمارے دلوں کو گرمانے کے لئے حضرت مسیح موعود کی کتب اور ملفوظات سے اقتباسات پڑھ کر سناتے ہیں آپ اکثر فرمایا کرتے ہیں کہ حضرت بانی سلسلہ کے ارشادات میں استعمال ہونے والا لفظ بہت برمحل پر حکمت اور علم و عرفان سے پر ہوتا ہے اس لئے ہر احمدی کو چاہئے کہ آپ کی باتوں اور آپ کی تحریروں کو غور اور تدبر سے پڑھے جتنا کوئی زیادہ غور و فکر سے کام لیتے ہوئے آپ کی تحریروں اور ملفوظات کو پڑھے گا اتنے ہی زیادہ آبدار موتی اسے حاصل ہوں گے۔

آپ فرماتے ہیں:

"جماعت کی تربیت کے لئے آج کے زمانے میں حضرت مسیح موعود کے اقتباسات کے پڑھ کر سنانے سے بہتر اور کوئی طریق نہیں ہے"

(الفضل 23 نومبر 1999ء)

پس اے بھائیو! اس خزانہ کی قدر کرو اگر اب بھی ہم ان خزائن سے اپنے گھر بھرنے کو تیار نہیں ہوتے تو بڑے ہی محروم ہیں اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے الفاظ میں.....

"کتنا ہی بدبخت ہے وہ بچہ جس کا باپ اس کو روحانی ورثہ سے محروم کر رہا ہے جو حضرت مسیح موعود نے اس زمانہ میں دوبارہ لا کر ہمیں دیا ہے اور کتنا ہی بدبخت ہے وہ باپ جسے یہ تو خیال ہے کہ اس کی مادی دولت اور جائیداد تو اسکی اولاد میں بطور ورثہ کے جائے لیکن اسے یہ خیال نہیں کہ یہ روحانی ورثہ اور (دین) کا یہ کھویا ہوا مال جو ہمیں حضرت مسیح موعود کے طفیل اس زمانہ میں دوبارہ ملا ہے اس کی اولاد میں نہ جائے"

(الفضل 26 دسمبر 56ء ص 2)

اسے پڑھو

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب فرماتے ہیں:

جب حضرت مسیح موعود نے لدھیانہ میں دعویٰ مسیحیت شائع کیا تو میں ان دنوں چھوٹا بچہ تھا اور شاید تیسری جماعت میں پڑھتا تھا۔ مجھے اس دعویٰ سے کچھ اطلاع نہیں تھی۔ ایک دن مدرسہ گیا تو بعض لڑکوں نے مجھے کہا کہ وہ جو قادیان کے مرزا صاحب تمہارے گھر میں ہیں انہوں نے دعویٰ کیا ہے کہ حضرت عیسیٰ فوت ہو گئے ہیں اور یہ کہ آنے والے مسیح وہ خود ہیں۔ ڈاکٹر صاحب فرماتے ہیں کہ میں نے ان کی تردید کی کہ یہ کس طرح ہو سکتا ہے حضرت عیسیٰ تو زندہ ہیں اور آسمان سے نازل ہوں گے۔ خیر میں جب گھر آیا تو حضرت صاحب بیٹھے ہوئے تھے۔ میں نے آپ سے مخاطب ہو کر کہا کہ میں نے سنا ہے کہ آپ کہتے ہیں کہ آپ مسیح ہیں۔ ڈاکٹر صاحب کہتے ہیں کہ میرا یہ سوال سن کر حضرت صاحب خاموشی کے ساتھ اٹھے اور کمرے کے اندر الماری سے ایک نسخہ فتح اسلام (جو آپ کی جدید تصنیف تھی) لا کر مجھے دیا اور فرمایا اسے پڑھو۔ ڈاکٹر صاحب فرماتے تھے کہ یہ حضرت مسیح موعود کی صداقت کی دلیل ہے کہ آپ نے ایک چھوٹے بچے کے معمولی سوال پر اس قدر سنجیدگی سے توجہ فرمائی ورنہ یونہی کوئی بات کہہ کر ٹال دیتے"۔ (سیرت المہدی)

اس روایت سے جہاں حضور کی تصنیف منیف فتح اسلام کی اہمیت اور اس کے موضوع کا پتہ لگتا ہے وہاں جماعت احمدیہ کے نونہال کے لئے حضور کی کتب کے مطالعہ کی اہمیت کا بھی پتہ لگتا ہے۔

بچوں کے لئے ہدایت

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع سے سوال ہوا کہ بچوں کو حضرت مسیح موعود کی کونسی کتابیں پڑھنی چاہئیں۔ فرمایا:

اپنی عمر کے لحاظ سے ایسا سوال ہے جو ہر ایک پر اکٹھا چسپاں نہیں ہوتا کیونکہ بعض بچے چھوٹی عمر میں بہت ذہین ہوتے ہیں۔ اور وہ مشکل کتابیں بھی پڑھ لیتے ہیں۔ بعض بچے کافی دیر تک مشکل کتابیں نہیں پڑھ سکتے تو حضرت مسیح موعود کی جو آسان کتب ہیں ان سے شروع کرنا چاہئے۔

فتح اسلام ہے اور کشتی نوح ہے اس کے بہت سے حصے آسان ہیں۔ اس طرح آپ کی بعض کتابیں ہیں جن میں مباحثے ہیں بعض مشکل ہیں۔ بعض آسان ہیں ان میں جو آسان مباحثے ہیں ان کو بھی یہ لوگ پڑھ سکتے ہیں۔ تو یہ DEPEND کرتا ہے کس قسم کا بچہ ہے اور کتنی عمر کا ہے۔ بہت چھوٹی عمر کا بچہ نہیں سمجھ سکے گا اس کو درثمین ہی پڑھنی چاہئے یہ بھی تو حضرت مسیح موعود کی کتاب ہے درثمین میں جو شعر ہیں وہ آسانی سے یاد ہو جاتے ہیں اور بچے کی تربیت بھی ہو جاتی ہے"۔

(الفضل 19۔ اپریل 2001ء)

چند کتب کا مختصر تعارف

1۔ براہین احمدیہ

1878ء 1879ء میں آپ نے براہین احمدیہ کی تصنیف شروع فرمادی جس کا پہلا حصہ 1880ء میں شائع ہوا اور چاروں حصے 1884ء تک مکمل ہو گئے اس کتاب کی اشاعت نے ملک بھر میں ایک ہیجان پیدا کر دیا۔ اس کی ابتداء میں آپ نے جلی حروف میں چیلنج دیا۔

اس کتاب میں آپ نے یہودیوں. عیسائیوں. مجوسیوں. برہموسماجیوں. آریہ سماجیوں بت پرستوں. دہریوں اور لامذہب وغیرہ سب کے وساوس کے جواب دیئے ہیں۔ اور مخالفین کے اصولوں پر بھی کمال تحقیق اور تدقیق کے ساتھ عقلی بحث کی ہے اور اس میں قرآن کریم کے حقائق اور دقائق اور اس کے اسرار عالیہ اور اس کے علوم حکمیہ اور اس کے اعلیٰ فلسفہ کو بیان فرمایا ہے۔ غرضیکہ یہ کتاب علوم و معارف کا ایک بہتا ہوا دریا ہے جو اعتراضات کے سب خس و خاشاک کو بہا کر لے جاتا ہے۔

مولوی محمد حسین بٹالوی ایڈیٹر رسالہ اشاعۃ السنۃ و سرکردہ فرقہ اہلحدیث نے اس زمانہ میں اس کتاب پر ایک مبسوط ریویو لکھا اس کی چند سطریں یہاں دی جاتی ہیں جو اس کتاب کی عظمت کو ظاہر کرتی ہیں۔

آپ لکھتے ہیں:

"اب ہم اس پر اپنی رائے نہایت مختصر اور بے مبالغہ الفاظ میں ظاہر کرتے ہیں ہماری رائے میں یہ کتاب اس زمانہ میں موجودہ حالت کی نظر سے ایسی کتاب ہے جس کی نظیر آج تک اسلام میں شائع نہیں ہوئی.....

(رسالہ اشاعۃ السنۃ جلد ہفتم ص 169)

براہین احمدیہ کے بعد آپ کی طرف سے کتابوں کا تانتا بندھ گیا جو نہایت روشن دلائل سے پر ہیں اور صحیح معنوں میں باطل شکن ہیں کل کتابیں جو آپ نے خدمت دین کے لئے تصنیف فرمائیں ان کی تعداد 82 کے قریب ہے اور ایک سے ایک بڑھ کر ہے۔

2۔ کشتی نوح

حضرت میر ناصر نواب صاحب اپنی ایک نظم میں فرماتے ہیں۔

کشتی نوح و دعوت الایمان
ہے عجب اک کتاب عالی شان
تازہ ہوتا ہے اس کو پڑھ کر دیں
اس سے بڑھتی ہے رونق ایمان
ہے یہ آب حیات سے بہتر
مردہ روحوں کو بخشتی ہے جان

(بحوالہ روحانی خزائن جلد 19 ص 19)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب فرماتے ہیں کہ:

"کشتی نوح اور ملفوظات کو بار بار پڑھو یہ دونوں کتابیں تربیت کے میدان میں جواہرات کی عدیم المثال کانیں ہیں جن کی اس زمانہ میں کوئی نظیر نہیں۔

(الفضل 19/ اگست 61ء)

3۔ حقیقۃ الوحی

کتاب ہذا میں حضور نے وحی الہام اور سچی رویا کی حقیقت بیان فرمائی ہے۔ اور ان صفات کا حامل ہونے کی حیثیت سے اپنے 208 نشانات بطور نمونہ رقم فرمائے ہیں۔ حضور فرماتے ہیں حقیقۃ الوحی کے تین سو سے زائد صفحات لکھے گئے ہیں اس کتاب میں ہر قسم کے دلائل لکھے گئے ہیں۔ جماعت کے لوگوں کو

(باقی صفحہ 5 پر)

شیخ ناصر احمد خالد صاحب

حضرت مولوی فرزند علی خان صاحب

میری یادوں کے حوالہ سے

اخبار الفضل ربوہ مورخہ 25 اور 26/ اپریل کے شماروں میں میرے دادا حضرت خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب سابق امام بیت الفضل لنڈن وسابق ناظر اعلیٰ، ناظر امور عامہ و ناظر بیت المال قادیان/ ربوہ کے کچھ حالات زندگی دوبارہ شائع ہوئے ہیں۔ جو انہوں نے میرے پھوپھی زاد بھائی شیخ خورشید احمد صاحب سابق اسسٹنٹ ایڈیٹر الفضل (حال ٹورانٹو کینیڈا) کو 1955ء میں لکھوائے تھے۔ جو حضرت خان صاحب کی وفات کے بعد اکتوبر 1959ء کے الفضل میں شائع ہوئے۔ اس مضمون سے مجھے تحریک ہوئی ہے کہ میں بھی ان کے متعلق اپنی یادداشتیں تحریر کروں۔

میں ٹی آئی کالج ربوہ کے طالب علمی کے زمانے میں حضرت خان صاحب کی خدمت میں حاضر ہوتا۔ اور وہ مجھے احباب کی طرف موصولہ خطوط کے جواب تحریر کروایا کرتے تھے۔ ہمیشہ پوسٹ کارڈ استعمال کرتے۔ جو اس زمانہ میں تین پیسے کا ہوتا تھا اور لفافہ چھ پیسے کا ہوتا تھا (جو آجکل چار روپیہ کا ہے) آخر میں اپنے ہاتھ سے اپنے دستخطوں کی مہر کارڈ پر ثبت فرماتے۔ کئی دفعہ انہوں نے مجھے "ریویو آف ریلیجنز" کے لئے بھی انگریزی میں مضامین لکھوائے۔ اس دوران وہ مجھ سے بہت سی باتیں بھی بیان فرماتے۔ مثلاً ایک دفعہ فرمایا کہ لنڈن راؤنڈ ٹیبل کانفرنسوں کے دوران وہ اس قدر فعال تھے۔ کہ اکثر لوگ اور لنڈن پریس ان کو انڈین مسلم ڈیلی گیشن کے وفد کا سرگرم ممبر سمجھتے۔ جس کے لیڈر سر آغا خان ہوتے اور قائد اعظم (اس وقت محمد علی جناح بیرسٹر) حضرت سر محمد ظفر اللہ خان صاحب ڈاکٹر سر محمد اقبال نمایاں ممبرز ہوتے تھے۔ مجھے ایک دفعہ ڈاکٹر عاشق حسین بٹالوی مرحوم نے بتایا تھا کہ مسلم وفد کے ترجمان (سپوکس مین) سر ظفر اللہ خان صاحب ہوتے تھے۔ جو اخباری نمائندوں کو بیانات جاری کرتے تھے۔ ایک دفعہ حضرت خان صاحب نے مجھے اخبار دی پاکستان ٹائمز کا ایک پرچہ بھی دکھایا۔ جس میں کسی صاحب کے مضمون کے ساتھ ایک تصویر شائع ہوئی تھی۔ جس میں حضرت خان صاحب اور ڈاکٹر سر محمد اقبال بہت نمایاں تھے۔ اسی طرح ایک دفعہ سید امجد علی صاحب مرحوم سابق وزیر خزانہ پاکستان نے اپنی یادداشتیں قسط وار اخبار جنگ (میگزین سیکشن) میں شائع کرائیں۔ ایک تصویر راؤنڈ ٹیبل کانفرنس کے وفود کے اعزاز میں سٹیٹ ڈنر کی تھی۔ جس میں قائد اعظم کے ساتھ حضرت خان صاحب بھی نمایاں طور پر نظر آرہے تھے۔ ایک اور تصویر دیگر وفود کے ارکان بشمول سکھ انگلستان کے وزیر اعظم کے ساتھ تھی۔ اس میں بھی حضرت خان صاحب نمایاں طور پر کھڑے تھے۔ ایک دفعہ لنڈن سے غلام رسول مہر نے اپنے مکتوب لنڈن (انقلاب) میں تحریر کیا کہ "خان صاحب مولانا فرزند علی صاحب امام بیت الفضل نے لنڈن میں بیٹھ کر ہندوستان کی آزادی کے لئے بہت کام کیا ہے"۔ آپ لنڈن روٹری کلب کے ممبر تھے۔ اور انگلستان کے پریس ہاؤس آف لارڈز کے ممبران سے بہت قریبی تعلقات تھے۔ حضرت چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب سے بہت دوستی تھی۔ اس ضمن میں مجھے یاد آیا کہ جب حضرت مصلح موعود نے جماعت احمدیہ میں امارت کا نظام جاری فرمایا۔ تو سب سے پہلے فیروزپور کے امیر حضرت خان صاحب نامزد ہوئے۔ اور ان کے بعد لاہور کے امیر حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحب۔ حضرت چوہدری صاحب جب بھی پاکستان ربوہ تشریف لاتے تو ان کی ایک لمبی ملاقات حضرت خان صاحب کے گھر میں ہوتی۔ ہمیں بھی حضرت چوہدری صاحب کی آمد کی اطلاع ہو جاتی۔ اور ہم ان دو "بزرگوں" کی باتیں سننے حاضر ہو جاتے۔ اس میں کشمیر۔ چین کی یو این او میں شمولیت اور دنیا میں رونما ہونے والے بڑے بڑے واقعات پر تبصرہ ہوتا۔ تبصرہ کیا ہوتا؟ حضرت خان صاحب سوال کرتے اور حضرت چوہدری صاحب ایک ایک فقرہ میں اس قدر جامع اور مدلل بات کرتے کہ بڑے بڑے پیچیدہ مسائل منٹوں میں حل ہوتے نظر آتے۔ مثلاً ایک دفعہ کشمیر کے متعلق فرمایا۔ "کشمیر کے مسئلے کا حل یو۔ این۔ او میں نہیں ہوگا۔ بلکہ کشمیر میں ہوگا"۔ چنانچہ پچھلے دنوں جب یو۔ این۔ او کے سیکرٹری جنرل کوفی عنان پاکستان کے دورہ پر آئے۔ تو کشمیر میں استصواب رائے کی قرارداد کے متعلق کہہ گئے۔ کہ "وہ تو اب تاریخ کا ایک حصہ ہے"۔ ایک دفعہ حضرت چوہدری صاحب نے فرمایا کہ اگر کسی وقت ہندوستان کو چین کی طرف سے کوئی سرحدی خطرہ درپیش ہو۔ تو اس وقت آپ کشمیر کو چھین سکتے ہیں۔ اور یہ فقرہ ادا کرتے ہوئے انہوں نے ہاتھ سے چھیننے کے انداز میں اشارہ بھی کیا۔ (افسوس! بعد میں جنرل ایوب خان کے وقت ایسا موقعہ پیش بھی آیا۔ مگر پاکستان نے امریکہ کے دباؤ میں اس سنہری موقعہ کو ضائع کر دیا)۔

ربوہ سے ایک زمانے میں سہ پہر کو ایک ریل کار لاہور کے لئے آیا کرتی تھی۔ (اب عرصہ ہوا بند ہو چکی ہے) میں ایک دفعہ اس پر لاہور آرہا تھا۔ میری سامنے والی سیٹ پر میرے ہمسایہ اور دوست سید حمید احمد شاہ ابن سید عبداللہ شاہ صاحب مرحوم بیٹھے تھے۔ ان کے ساتھ ہی ایک بہت خوبصورت بزرگ۔ سرخ و سفید رنگ۔ سفید شملے والی پگڑی پہنے بیٹھے تھے۔ یہ تھے سید حمید احمد شاہ صاحب کے نانا محترم مرزا اعظم بیگ صاحب کلانوری مرحوم۔ جب میرا ان سے تعارف ہوا۔ تو انہوں نے حضرت خان صاحب کے بارے میں ایک روایت بیان کی۔ جو کہ میں ریکارڈ پر لانا چاہتا ہوں۔ تاریخ تو مجھے یاد نہیں رہی۔ لیکن پاکستان بننے سے بہت پہلے ایک دفعہ حضرت مصلح موعود نے حضرت خان صاحب کو مسلمانوں کے مفاد کے سلسلہ میں بات کرنے کے لئے غیر منقسم پنجاب کے وزیر تعلیم میاں عبدالحی صاحب کے پاس شملہ بھیجا (یہ وہی میاں عبدالحی ہیں۔ جنہوں نے پنجاب پبلک لائبریری۔ لاہور کا سنگ بنیاد رکھا تھا) وقت مقررہ پر جب حضرت خان صاحب میاں صاحب کے دفتر پہنچے۔ تو میاں صاحب وہاں پر موجود نہ تھے۔ شام کو شملہ کی مال پر (مری کی مال کی طرح) دونوں کا آمنا سامنا ہوا۔ میاں صاحب نے "خان صاحب۔ خان صاحب" کہتے سلام کہا۔ اور مصافحہ کے لئے ہاتھ آگے بڑھایا۔ حضرت خان صاحب نے سخت ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے ان کے سلام کا جواب نہ دیا۔ اور اپنے ہاتھ اپنی پشت کی طرف کر لئے۔ اور کہا کہ "میں حضرت امام جماعت احمدیہ کے حکم پر ان کے نمائندہ خصوصی کے طور پر مسلمانوں کے مفاد میں ایک اہم معاملہ پر گفتگو کرنے کے لئے قادیان سے شملہ آیا۔ وقت مقررہ پر آپ کے دفتر پہنچا تو آپ وہاں پر موجود نہ تھے۔ اور آپ نے نہایت درجہ غیر ذمہ داری کا ثبوت دیا ہے"۔ اس طرح ناراضگی کا اظہار کر کے خان صاحب چل دیے۔ اب میاں صاحب نہایت شرمندہ حضرت خان صاحب کے پیچھے پیچھے چلے جا رہے ہیں۔ اور اپنی کوتاہی کی بار بار معافی مانگ رہے ہیں۔ (میں آج کی نئی نسل کے احمدی نوجوان دوستوں کی آگاہی کے لئے تحریر کرتا ہوں۔ کہ اس وقت ہندوستان پر انگریز کی حکومت عروج پر تھی۔ اور میاں عبدالحی کوئی معمولی آدمی نہ تھے۔ بلکہ انگریزوں کی حکومت میں غیر منقسم پنجاب کے وزیر تعلیم تھے۔ جو کہ ایک نہایت اہم عہدہ تھا)۔ آخر بہت منت سماجت کے بعد حضرت خان صاحب نے ان کی معذرت قبول کر لی۔ اس واقعہ سے حضرت خان صاحب کے رعب، جلال، دین حق اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لئے غیرت پر روشنی پڑتی ہے یہ وہ لوگ تھے۔ جنہوں نے اصولوں پر کبھی سمجھوتہ نہ کیا۔ مشہور مورخ ڈاکٹر عاشق حسین بٹالوی مرحوم حضرت خان صاحب کے بہت مداح اور ان کی خدمات کے معترف تھے۔ جب وہ انگلستان میں طالب علم تھے تو اکثر بیت الفضل لنڈن حضرت خان صاحب کے پاس چلے جاتے۔ وہ اپنی گفتگو میں پرانے انگریزوں کی طرح بیت الفضل کو "پٹنی ماسک" کہا کرتے تھے۔ کیونکہ یہ بیت لنڈن کے علاقہ پٹنی میں واقع تھی۔ ڈاکٹر صاحب کی وفات پر میں نے الفضل میں ایک مضمون بھی تحریر کیا تھا۔ اس لئے ساری باتوں کو نہیں دہراتا۔

چند دن قبل مجھے ربوہ جانے کا اتفاق ہوا۔ وہاں شاعر بے مثال پروفیسر محمد علی صاحب سابق پرنسپل گورنمنٹ تعلیم الاسلام کالج ربوہ حال وکیل التصنیف تحریک جدید سے ایک لمبی ملاقات ہوئی۔ جو کہ پچھلے 50 برس کے واقعات پر مشتمل تھی۔ اسی دن الفضل میں حضرت خان صاحب کے بارے میں متذکرہ بالا مضمون شائع ہوا تھا۔ چوہدری صاحب نے بھی ایک روایت بیان کی۔ جس کو میں ضبط تحریر میں لانا چاہتا ہوں۔ حضرت خان صاحب ایک بہت قابل اور کامیاب ناظر بیت المال تھے۔ اس سے قبل انجمن کی مالی حالت کے پیش نظر انجمن کے کارکنوں اور خادمان سلسلہ کو وقت پر گزارہ الاؤنس (تنخواہ) نہ ملا کرتی تھی۔ جب حالات بہتر ہو گئے تو ہر ماہ کی یکم تاریخ کو تنخواہ ملنا شروع ہو گئی۔ تو قادیان میں حضرت سید محمد سرور شاہ صاحب نے چوہدری صاحب کو فرمایا۔ کہ "جب یکم تاریخ کو تنخواہ مل جاتی ہے۔ تو میں ہاتھ اٹھا کر خان صاحب کے لئے دعا کرتا ہوں"۔ اس کے بعد انہوں نے ہاتھ اٹھا کر دعا کی۔

آخر میں احباب جماعت احمدیہ سے عاجزانہ درخواست ہے۔ کہ وہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں بلکہ سب احمدیوں کو ان بزرگوں کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

بقیہ صفحہ 4

چاہئے کہ اس کو بغور مطالعہ کریں جن لوگوں کو فرصت شوق اور فہم حاصل ہو گا اور اس کو بغور مطالعہ کریں گے ان میں ایک طاقت پیدا ہو جائے گی اور پھر اس بات کے محتاج نہ رہیں گے کہ ایسے سوالات کے جوابات کس سے دریافت کریں۔ جماعت کے سب لوگوں کو چاہئے کہ یہ طاقت اپنے اندر پیدا کریں"

(ملفوظات جلد نہم صفحہ 63-64)

توتیائے سبز عربی میں حجر الکحل، توتیائے اخضر بھی کہتے ہیں، فارسی میں زاج قبری، سنگ سرمہ اور انگریزی میں "Copper sulphate" عام اصطلاح میں اسے نیلا تھوتھا کہتے ہیں۔ جو ایک ہندی نام ہے 'اس کا رنگ زنگاری اور ذائقہ تیز شوریت والا ہوتا ہے۔

ماخوذ

21 ویں صدی کا ایک بہت بڑا خطرہ

پانی کی قلت کا عالمی بحران

20 ویں صدی اب اختتام کو پہنچ چکی ہے اور ہم نے انفارمیشن ٹیکنالوجی کی نئی صدی میں قدم رکھ دیئے ہیں۔ یہ صدی ترقی کی صدی ہوگی۔ 20 ویں صدی میں بنی نوع انسان نے ترقی کا جو سفر شروع کیا تھا، وہ بے مثال تھا۔ صنعتی، کیمیائی، حیاتیاتی، طبیعاتی غرضیکہ ہر شعبہ زندگی میں کی جانے والی اس ترقی نے ہمیں بے پناہ آسائشیں اور نعمتیں عطا کی ہیں اور اب آنے والی صدی میں انسان کے اور بھی بہت سے خواب شرمندہ تعبیر ہو سکیں گے۔ 20 ویں صدی سے قبل اگر کوئی شخص خلاء میں سفر کرنے کی خواہش کا اظہار کرتا یا ایک جاندار خلئے کے ذریعے ایک جیتا جاگتا جاندار تخلیق کرنے کا ذکر کرتا تو یقیناً اسے پاگل ہی قرار دیا جاتا لیکن اب نہ صرف خلاء کا سفر ممکن ہے بلکہ دنیا میں یہ سفر متعدد بار اختیار کیا جا چکا ہے اور جینٹک انجینئرنگ نے انسان کو تخلیق کی صلاحیت عطا کر دی ہے۔ بالکل اسی طرح انسان کی ایسی بہت ہی خواہشیں جن کا تصور 21 ویں صدی سے قبل ایک خواب تھا، اب پوری ہو سکیں گی۔

لیکن آنے والی یہ صدی جہاں اپنے ساتھ بے شمار امیدوں، خواہشات اور خوابوں کی تکمیل کا وعدہ لے کر آ رہی ہے۔ وہیں یہ انسانی بقاء کے لئے ایک عظیم خطرے کا پیش خیمہ بھی ہے۔ ازل سے انسان خوب سے خوب تر کی تلاش میں ہے۔ اور ابد تک رہے گا جب تک کائنات میں وجود آدم ہے۔ نئی نئی ایجادات ہوتی رہیں گی لیکن تصور کیجئے اگر کرہ ارض سے کسی ایسی شئے کا وجود ختم ہو جائے جو اس کی بقاء کے لئے لازم ہے تو کیا پھر بھی وہ کائنات کو مسخر کرنے کے قابل رہ سکے گا؟ ہرگز نہیں بلکہ اس کی اپنی زندگی کی بھی کوئی ضمانت نہیں۔ انسانی بقاء کے لئے لازم ایک ایسی ہی شئے کو آنے والی صدی میں شدید خطرہ لاحق ہے۔ اور وہ ہے پانی...... پانی جس کے بغیر زندگی کا تصور ناممکن ہے ہر جاندار کے لئے ضروری ہے اور جو اس کرہ ارض کے 70 فیصد رقبے پر پھیلا ہوا ہے لیکن سمندروں کی شکل میں پھیلا ہوا یہ 70 فیصد پانی انسان کے براہ راست استعمال کے قابل نہیں۔ مجموعی طور پر کرہ ارض پر پھیلے ہوئے پانی کے 100 ویں حصے کا محض ایک فیصد سے بھی کم انسان کے استعمال کے لئے دستیاب ہے جب کہ ایک صحت مند انسان کو اوسطاً 300000 گیلن سالانہ پانی درکار ہوتا ہے۔

پٹرول کی قلت

یہ حقیقت سامنے آ چکی ہے کہ نئی صدی کے ابتدائی عشروں میں ایندھن یعنی پٹرول کی زبردست قلت واقع ہو جائے گی لیکن یہ بات زیادہ قابل فکر ہے کہ 2020ء تک دنیا بھر میں پانی کی شدید قلت پیدا ہو جائے گی جو پٹرول سے کہیں زیادہ بیش قیمت مائع ہے۔

پانی کی قلت

ایک طرف تو یہ خطرہ بنی نوع آدم پر منڈلا رہا ہے اور دوسری طرف ترقی پذیر اور پسماندہ ممالک اب تک اپنی آدھی آبادی کو بھی پینے کا صاف پانی فراہم کرنے سے قاصر ہیں۔ ترقی پذیر ممالک میں قلت آب کا یہ مسئلہ حفظان صحت کے ناقص انتظامات اور آلودگی پر قابو نہ پانے کے ساتھ مل کر دو چند ہو جاتا ہے جس کے باعث جنوب مشرقی ایشیا کی آدھی سے زیادہ آبادی صحت کے لئے محفوظ پانی سے محروم ہے۔ ترقی پذیر ممالک کی آبادی میں ہر تیسرا شخص ایسے پانی سے محروم ہے جو انسانی صحت کے لئے محفوظ ہو یہی وجہ ہے کہ ترقی پذیر ممالک میں 80 فیصد بیماریاں آلودہ پانی کے باعث پیدا ہوتی ہیں۔

صنعتی ترقی بھی پانی کی آلودگی کا باعث ہے۔ دریاؤں میں گندے پانی کا نکاس، زہریلے مادوں اور بھاری دھاتوں کے اخراج، نائٹریٹ اور کیڑے مار ادویات کی آمیزش کے باعث پانی کی قدرتی گزرگاہیں آلودگی کا ڈھیر بنتی جا رہی ہیں۔ اس وقت امریکا میں تقریباً ہر 12 ویں آبی گزرگاہ صنعتوں سے خارج ہونے والے ان نقصان دہ عناصر کے اخراج کے باعث آلودہ ہے۔

آلودہ پانی

ان بھاری صنعتوں سے نکلنے والے زہریلے مادوں نے نہ صرف پانی کو آلودہ کیا ہے بلکہ پانی کا استعمال بھی انتہائی حد تک بڑھا دیا ہے۔ دنیا کے تقریباً تمام صنعتی ممالک میں پینے کا صاف پانی کاروں کی دھلائی، سڑکوں کی صفائی، سبزہ زاروں میں چھڑکاؤ اور پاور اسٹیشنوں کو ٹھنڈا کرنے سمیت تمام کاموں کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ پانی کا حد سے بڑھتا ہوا یہی استعمال پانی کی قلت میں خطرناک حد تک اضافے کا سبب ہے۔

آبی ذخائر میں کمی

ہم دنیا میں پائے جانے والے آبی ذخائر کا بڑا حصہ استعمال کر چکے ہیں اور دنیا کی بڑھتی ہوئی آبادی اس مسئلے کے خطرات میں مزید اضافہ کر رہی ہے۔ اس وقت ہم دنیا کے آبی ذخائر کا آدھا حصہ استعمال کر رہے ہیں اور 2025ء تک بڑھتی ہوئی ضروریات کے پیش نظر ان ذخائر کا تین چوتھائی حصہ ہمارے زیر استعمال ہوگا۔ دنیا کے بیشتر حصوں میں جہاں پہلے ہی آبی ذخائر کو آخری حد تک استعمال کیا جا رہا ہے۔ سوکھنا شروع ہو جائیں گے اور پانی کی یہی قلت خشک سالی کی طرف لے جائے گی۔

دوسری طرف پینے کے پانی کی آلودگی اور ضیاع نے صورتحال کو اور بھی گھمبیر بنا دیا ہے یہی وجہ ہے کہ دنیا کے سیاسی منظرنامے پر پانی کی تقسیم کا [illegible] امریکا کے مغربی حصوں میں اس تنازعے میں خاصا تناؤ پایا جاتا ہے۔ 20 ویں صدی کے آغاز سے ہی کیلیفورنیا اور ایریزونا کی ریاستوں کے درمیان کولوریڈو دریا پر شدید اختلافات چلے آ رہے ہیں دراصل دریا کا واٹرشیڈ ریاست کیلیفورنیا میں ہے اور اس ریاست کو ہمیشہ نسبتاً زیادہ سیاسی اثرو رسوخ حاصل رہا ہے اور ریاست ایریزونا کی نظر میں کیلیفورنیا کو اس کے استحقاق سے زیادہ حصہ ملتا ہے۔ اس تنازعے کے حل کے لئے 1922ء میں دونوں ریاستوں کے مابین کولوریڈو ریور کومپیکٹ کے نام سے ایک معاہدہ ہوا لیکن سالہا سال گزرنے کے باوجود اس پر عملدرآمد نہیں کیا جا سکا۔ اس حوالے سے یہ بات اہم تھی کہ اس معاہدے پر عملدرآمد ہونے کے نتیجے میں ایک ایسا نہری نظام قائم کیا جا رہا تھا جس کے ذریعے 450 میل دور ریگستانی علاقے میں دریا کا پانی پہنچایا جانا تھا لیکن جب اس پروجیکٹ کے تحت 1993ء میں دریا کا پانی طویل سفر کے بعد ایریزونا کے علاقے ٹکسن تک پہنچا تو وہ اس قدر آلودہ ہو چکا تھا کہ ٹکسن کے باشندوں نے اسے پینے کے لئے مسترد کر دیا۔

پانی کے لئے جنگیں

اسرائیل میں پانی کے استعمال کے مسئلے پر مسلح جھڑپیں عام ہیں اور پانی کے استعمال کی قیمت ان مسلح جھڑپوں کی صورت میں ادا کی گئی ہے۔ گیلیلی کی نہر Huleh خشک ہو گئی ہے اور گیلیلی کے سمندر کے اطراف پائے جانے والے کئی علاقے بھی سوکھ چکے ہیں اور اب چٹانوں کے اندر پانی کی سطح اس تیزی سے گر رہی ہے کہ 21 ویں صدی میں زمین کے اندر موجود آبی ذخائر بھی خشک ہو جائیں گے۔ فلسطینی کسان اناج، پھل اور زیتون وغیرہ ان مقامات پر کاشت کر رہے ہیں جو پہلے ہی سرسبز و شاداب ہیں اسرائیل میں رہنے والی یہودی آبادی مسلمان آبادی کے مقابلے میں کہیں زیادہ پانی استعمال کرتی ہے۔ اوسطاً ایک یہودی شخص ایک فلسطینی عرب کے مقابلے میں 7 گنا زیادہ استعمال کرتا ہے۔

اسرائیل میں پانی کا تنازع صرف سیاسی بنیادوں پر نہیں بلکہ فلسطینی مسلمانوں کے مطابق یہودی جس بیدردی سے پانی کا ضیاع کر رہے ہیں اور صنعتوں سے نکلنے والا زہریلا مواد پانی کو ناقابل استعمال بنا رہا ہے۔ یہ عمل اسلامی شعائر کے بھی منافی ہے۔ دنیا میں دریاؤں کی تقسیم کے لئے چھڑی ہوئی جنگوں میں اہم جنگ دریائے اردن پر بھی چھڑی ہوئی ہے۔ اسرائیل نے 1964ء میں دریائے اردن پر قائم کردہ ایک ڈیم پروجیکٹ کو بم کا نشانہ بنا کر اڑا دیا تھا اور پھر شام اور لبنان کے اہم آبی مقامات پر قبضہ کر لیا تھا۔ اس مسئلے پر اردن کے شاہ حسین نے 1990ء میں یہاں تک کہا کہ اگر اردن اور اسرائیل کی جنگ چھڑی تو اس کی واحد وجہ پانی ہی ہوگی۔

اگرچہ 1994ء میں ہونے والے اردن اسرائیل امن معاہدے کے تحت دونوں ممالک نے پانی کی مساوی تقسیم اور آلودگی سے بچاؤ سے اتفاق کیا لیکن دونوں ممالک میں پانی کی بڑھتی ہوئی ضروریات کے پیش نظر یہ مسئلہ جوں کا توں ہے۔ 1989ء میں جب شام کی حکومت نے کردوں کے خلاف ترکی کے رویئے کی مخالفت کی تو ترکی نے دھمکی دی تھی کہ وہ یوفریٹس (Euphrates) کا بہاؤ روک دیگا۔ ترکی کا ہائیڈرو الیکٹرک ڈیم کا منصوبہ بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے جس کے نتیجے میں شام اور عراق پانی سے محروم ہو جائیں گے۔

بھارت اور بنگلہ دیش کے مابین دریائے گنگا پر طویل عرصے سے تنازع چلا آ رہا ہے۔ دونوں اقوام نے 1996ء میں پانی کی مساوی تقسیم کے ایک معاہدے پر دستخط کئے تھے۔

باقی صفحہ 7 پر

اطلاعات و اعلانات

نکاح

مورخہ 21 اپریل 2001ء کو بعد نماز عصر بیت الفضل لندن میں مکرم سمیع الحق ورک صاحب ابن مکرم فخرالحق ورک صاحب آف سیالکوٹ شہر کا نکاح مکرمہ قرۃ العین طاہر بنت مکرم لئیق احمد طاہر صاحب مشنری انچارج ساؤتھ ہال انگلینڈ کے ساتھ محترم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب نے بعوض 1,50,000 روپے حق مہر پڑھایا۔ اسی موقع پر مکرم مولانا عطاء المجیب صاحب راشد نے مکرم کلیم احمد طاہر صاحب ابن مکرم لئیق احمد طاہر صاحب کا نکاح مکرم مریم صدیقہ شاہد بنت مکرم منیر الحق شاہد صاحب آف ٹورانٹو کینیڈا کے ساتھ بعوض 10,000 پونڈ حق مہر پڑھا۔ مکرم سمیع الحق ورک، مکرم فخرالحق ورک صاحب زعیم انصار اللہ سیالکوٹ و سیکرٹری امور عامہ شہر و ضلع سیالکوٹ کے بیٹے اور مکرم فضل حق صاحب مرحوم کے پوتے ہیں۔ مکرم کلیم احمد طاہر و مکرمہ قرۃ العین طاہر، حضرت شیخ فضل احمد بٹالوی صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کے پوتا اور پوتی اور محترم مولانا ابوالمنیر نورالحق صاحب (مرحوم) کے نواسہ اور نواسی ہیں بعد از نکاح حضور انور نے از راہ شفقت دعا میں شمولیت اختیار فرمائی۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ یہ نکاح تینوں خاندانوں کے لئے باعث برکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہو۔ آمین

درخواست دعا

عزیز احسان اکبر صاحب ابن اکبر شاہ صاحب معلم اصلاح وارشاد گلگت دو ماہ سے نمونیہ سے بیمار ہے احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے بچے کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

اعلان داخلہ

پنجاب یونیورسٹی نے ایم فل میڈیکل سائیکالوجی اور پی ایچ ڈی میڈیکل سائیکالوجی میں داخلہ کا اعلان کر دیا ہے۔ داخلہ فارم 16 جولائی تک جمع کروائے جاسکتے ہیں۔ مزید معلومات کے لئے دیکھئے جنگ 9 جون 2001ء (نظارت تعلیم)

بازیافتہ اشیاء

ایک عدد طلائی لاکٹ نیز ایک مردانہ گھڑی دفتر ہذا میں جمع کروائے گئے ہیں۔ یہ جن کی ملکیت ہوں دفتر صدر عمومی سے رابطہ کریں۔

(صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

سانحہ ارتحال

محترمہ نعیمہ ناصر صاحبہ اہلیہ مکرم ناصر احمد خالد صاحب 316 ایل بلاک ماڈل ٹاؤن لاہور بقضائے الٰہی لاہور میں وفات پاگئی ہیں۔ آپ حضرت غلام مصطفیٰ صاحب کی بیٹی، محترم چوہدری غلام مجتبیٰ صاحب مرحوم ایڈووکیٹ لاہور کی ہمشیرہ اور محترم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب کی چچازاد بہن تھیں۔ آپ محترم پروفیسر شیخ محبوب عالم خالد صاحب ایم۔اے ناظر بیت المال آمد صدر انجمن احمدیہ ربوہ کی بہو تھیں۔ آپ تقریباً سات سال تک لجنہ حلقہ ٹمپل روڈ مزنگ کی صدر رہیں۔ اور آجکل حلقہ فیصل ٹاؤن لاہور کی سیکرٹری تعلیم تھیں۔ مرحومہ خدا تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ ان کی نماز جنازہ 10 جون 2001ء صبح آٹھ بجے ان کی رہائش گاہ میں ادا کی گئی۔ اس کے بعد ان کا جسد خاکی ربوہ لایا گیا۔ بیت المبارک ربوہ میں نماز عصر کے بعد ان کی نماز جنازہ ادا کی گئی۔ جو کہ مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب نے پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد دعا محترم پروفیسر شیخ محبوب عالم خالد صاحب نے کرائی۔ مرحومہ نے دو بیٹے مکرم خالد اکبر صاحب۔ مکرم خالد انصر صاحب اور ایک بیٹی عزیزہ عائشہ حبیبہ صاحبہ اپنی یادگار چھوڑی ہیں۔ احباب کرام سے درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ (آمین)

بقیہ صفحہ 6

آبی ذخائر پر جھگڑے

پوری دنیا میں آبی ذخائر پر سیاسی جھگڑے ہو رہے ہیں۔ پانی کی بڑھتی ہوئی ضروریات نے ان جھگڑوں کو اور بھی گھمبیر بنا دیا ہے اور آج یہ اختلافات بین الاقوامی قانون ساز اداروں اور ثالثوں کے لئے ایک چیلنج بنے ہوئے ہیں۔

کرہ ارض کا دو تہائی حصہ پانی ہے لیکن یہ سمندری پانی کسی طرح بھی قابل استعمال نہیں۔ اس میں پائے جانے والا نمک اسے جانداروں کے لئے زہریلا بنا دیتا ہے اور یہ نمکین پانی صنعتی مشینوں کے لئے بھی نقصان دہ ہے۔ نمکین سمندری پانی کو میٹھے پانی میں تبدیل کیا جاسکتا ہے لیکن یہ عمل انتہائی مہنگا ہے۔ ڈی سیلانائزیشن کا یہ عمل جس میں سمندری پانی کو پینے کے قابل بنایا جاتا ہے۔ بڑے پیمانے پر صرف دنیا کے امیر ممالک میں ہی انجام دیا جا رہا ہے۔ ان ممالک میں بالخصوص اسرائیل اور وسطی ایشیا کے تیل پیدا کرنے والے ممالک مثلاً سعودی عرب، کویت اور متحدہ عرب امارات شامل ہیں۔ مجموعی طور پر سمندری پانی کو بہت کم مقدار میں پینے کے قابل بنایا جاسکتا ہے۔ اب تک دنیا میں پائے جانے والے کل میٹھے پانی کے ایک فیصد کا بھی محض پانچواں حصہ ڈی سیلانائزیشن کے ذریعے حاصل کیا جاسکا ہے۔

اہم ضرورت کا خاتمہ

آج ہم تاریخ نسل انسانی کے اس کٹھن دور میں کھڑے ہیں جب ہمیں اپنی اہم ترین ضرورت کا خاتمہ قریب ہی نظر آرہا ہے اور بظاہر اس کا حل بھی ناممکن ہے۔ یہ ایک ایسا مسئلہ ہے جو ایندھن کی کمی کے مقابلے میں کہیں زیادہ ہولناک اور حل طلب ہے۔ یہ ایک خوفناک حقیقت ہے کہ آئندہ دو سے تین دہائیوں میں دنیا میں پانی کی شدید قلت پیدا ہو جائے گی۔

پانی کا بے جا ضیاع روکنا بھی ہماری اولین ذمہ داری ہے۔ کھیتی باڑی کے دوران استعمال شدہ پانی کو خاص عمل سے گزار کر استعمال کیا جائے تو پانی کے اس بحران پر قابو پانا ممکن ہوگا۔ خوش قسمتی سے انعکاس شدہ پانی کو آبپاشی کے قابل بنانے پر کثیر لاگت نہیں آتی۔ اس کے ساتھ ساتھ پوری دنیا میں بحری جہازوں اور صنعتوں سے خارج ہونے والے زہریلے مادوں کی دریاؤں اور دوسرے آبی ذخائر میں نکاس کو فوری طور پر روکا جائے اور بین الاقوامی طور پر ایسے سخت قوانین نافذ کئے جائیں کہ پانی کی آلودگی کے مسئلے پر قابو پایا جاسکے۔

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

جنگ بندی پر عملدرآمد کا فیصلہ امریکہ کریگا

فلسطینی امریکی سی آئی اے کے سربراہ جارج ٹینیٹ کے جنگ بندی سے متعلق منصوبے پر یاسر عرفات کی رضامندی کے باوجود مسلسل اپنے خدشات ظاہر کر رہے ہیں۔ وزیر اطلاعات یاسر عابد ربو نے کہا کہ انہوں نے ٹینیٹ کے منصوبے کی مشروط منظوری دی ہے۔ لیکن اسرائیل اور فلسطینیوں کے علاقوں کے درمیان بفرزونوں کی تجاویز کو مسترد کر دیا تھا۔ اسرائیلی وزیر خارجہ نے کہا کہ اس بات کا فیصلہ جارج ٹینیٹ نے کرنا ہے کہ کب تازہ ترین جنگ بندی کے منصوبے پر عملدرآمد شروع کرنا ہے انہیں اعلان کرنا ہوگا کہ کب معاملات کا آغاز ہوگا۔

مسجد کی شہادت کے خلاف مقبوضہ کشمیر میں ہڑتال

اننت ناگ میں مسجد کی شہادت کے خلاف مقبوضہ کشمیر میں ہڑتال رہی اور کئی مقامات پر احتجاجی مظاہرے کئے گئے۔ اننت ناگ میں صورتحال کشیدہ ہے کیونکہ بھارتی فوج نے ایک دن پہلے اننگ ناگ کے علاقے شانگس میں ایک مسجد کو شہید کر دیا تھا۔

فلسطین اور امریکہ میں سمجھوتہ

مشرق وسطی میں تشدد کے خاتمہ کے لئے فلسطینیوں اور امریکی سی آئی اے کے سربراہ کے درمیان بھی سمجھوتہ فلسطینی رہنما نبیل ابوردینا نے بتایا ہے کہ یہ سمجھوتہ امریکی سی آئی اے کے سربراہ اور فلسطینی رہنما یاسر عرفات کے درمیان ملاقات کے دوران طے پایا۔ اسرائیل کی جانب سے پہلے ہی پیش کردہ منصوبہ تسلیم کرنے کا اعلان کیا جاچکا ہے۔

سنگاپور کا آئل ٹینکر بحرہ عرب میں غرق ہو گیا

سنگاپور کا ایک آئل ٹینکر بحرہ عرب کے بھارتی مغربی ساحل کے قریب ڈوب گیا۔ جس سے تین افراد ہلاک اور دو لاپتہ ہو گئے۔ اس ٹینکر میں پہلے دھماکہ ہوا۔ پھر ڈوب گیا۔ علاقے میں موجود تین مرچنٹ نیوی کے غیر ملکی جہازوں نے عملے کے 137۔ ارکان کو بچالیا۔

امریکہ میں مقیم بدعنوان افراد اور ان کی واپسی

امریکہ میں مقیم کرپشن میں مطلوب مزید پاکستانی افراد کی واپسی کے لئے نیب نے مختلف قانونی رکاوٹوں کو دور کر دیا ہے۔ اور سابق وزیر اعلیٰ عبداللہ شاہ سمیت دیگر 3 اعلیٰ شخصیت کو واپس لانے کے لئے اقدامات کئے جا رہے ہیں۔ اور امریکی قانونی ماہرین سے مشاورت کے متعدد دور مکمل کر لئے گئے ہیں۔

مطلوب افراد کی گرفتاری میں تعاون کریں گے

طالبان نے یقین دہانی کرائی ہے کہ وہ پاکستان میں فوجداری جرائم کے مرتکب پاکستانیوں کو تلاش اور گرفتاری میں ہر ممکن تعاون کرے گا۔ یہ بات پاک افغان مشترکہ کمیٹی کے پہلے اجلاس کے دوران طالبان کے وفد نے کہی۔

مقبوضہ کشمیر میں خونریز جھڑپیں

مقبوضہ کشمیر میں مجاہدین اور بھارتی فوج کے درمیان تازہ جھڑپوں میں 29 بھارتی فوجی ہلاک جبکہ 5 مجاہدین شہید ہو گئے۔

مجاہدین کا بلند پہاڑی چوٹیوں پر قبضہ بھارتی فوج

کے ایک اعلیٰ افسر کے مطابق مجاہدین نے بھارت کی یکطرفہ جنگ بندی کا فائدہ اٹھاتے ہوئے حکمت عملی کے حوالے سے اہم پہاڑی چوٹیوں پر قبضہ کر لیا ہے۔ بھارتی فوج کے ساتھ دو مختلف جگہوں پر ہونے والی جھڑپوں کے دوران 4 مجاہد شہید ہو گئے۔

اسامہ کے ساتھی امریکہ میں عمر قید

کینیا میں 1998ء میں امریکی سفارت خانے میں بم دھماکے میں امداد دینے کے جرم میں سعودی عرب کے 24 سالہ باشندے محمد رشید داؤد کو عمر قید کی سزا سنائی ہے۔

بھارت گیس پائپ لائن کے منصوبے پر رضامند

بھارت ایران کی یقین دہانی اور ضمانت پر پاکستان کے راستہ گیس پائپ لائن بچھانے کے منصوبہ پر رضامند ہو گیا ہے۔ اور ایران و بھارت اس سلسلہ میں فزیبلیٹی سٹڈی تیار کرنے کی خاطر متفق ہو گئے ہیں۔ انڈین ایکسپریس کے مطابق اس بات کا فیصلہ نئی دہلی میں ہونے والے ایران بھارت دو طرفہ مذاکرات میں کیا گیا۔

کوریا میں صدی کی بدترین خشک سالی

جزیرہ نما کوریا اس صدی کی بدترین خشک سالی کا شکار ہے۔

ملکی خبریں

ملکی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ: 14 جون- گزشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم از کم درجہ حرارت 28 زیادہ سے زیادہ 44 درجے سنٹی گریڈ
- ☆ جمعہ 15- جون غروب آفتاب: 7-18
- ☆ ہفتہ 16- جون طلوع فجر: 3-20
- ☆ ہفتہ 16- جون طلوع آفتاب: 5.00

پٹرول، ڈیزل اور مٹی کا تیل مہنگا

وفاقی حکومت نے تیل اور اس کی مصنوعات میں اضافہ کر دیا ہے- پٹرول کی قیمت 30 روپے فی لیٹر سے بڑھا کر 32.82 روپے کر دی گئی ہے- اس طرح فی لیٹر اضافہ 2.82 روپے ہوا ہے- اور یہ اضافہ 9.40 فیصد کیا گیا ہے- اسی طرح اب ڈیزل 17.09 روپے اور مٹی کا تیل 16.69 روپے ملے گا-

سندھ میں ہڑتال اور کراچی میں بم دھماکے

متحدہ اور جسقم کی کال پر کراچی سمیت سندھ میں کاروبار زندگی مکمل طور پر مفلوج ہو کر رہ گیا- کراچی میں بڑے بڑے کاروباری مراکز، تجارتی اور تعلیمی ادارے اور ٹرانسپورٹ بند رہی- جبکہ جلاؤ گھیراؤ کا سلسلہ بھی جاری رہا جس کے درمیان مزید گاڑیاں نذر آتش کر دی گئیں- علاوہ ازیں کراچی کے مصروف ترین علاقوں کھارادر اور کلفٹن میں بم دھماکوں کے باعث ایک عورت اور دو پولیس اہلکار سمیت 5- افراد شدید زخمی ہو گئے اور ایک پولیس اہلکار ہلاک ہو گیا- اسی طرح سندھ کے دوسرے شہروں میں بھی ہڑتال ہوئی- حیدر آباد میں بھی شر پسندوں نے 3 گاڑیاں نذر آتش کر دیں- کراچی میں سنگین صورتحال کے باعث امن وامان برقرار رکھنے کے لئے فوج بھی طلب کر لی گئی ہے-

فرقہ واریت میں ملوث جماعتوں کو باہر سے ملنے والے چندے روک دیں گے وزیر

داخلہ معین الدین حیدر نے کہا ہے کہ لوگوں کو ہڑتال پر اکسانے والوں کا ایجنڈا کچھ اور ہے جو ملک کی بھلائی کا نہیں- دہشت گردی کے خلاف 1997ء ایکٹ میں ترمیم کی جا رہی ہے- یہ ایکٹ اسی ہفتے نافذ کر دیا جائے گا جس کے تحت فرقہ واریت میں ملوث گروہوں اور جماعتوں پر پابندی لگا دی جائے گی- فرقہ واریت میں ملوث جماعتوں کے بیرونی ذرائع سے چندوں کا رابطہ کاٹ دیں گے- وہ پی ٹی وی کے ایک پروگرام میں گفتگو کر رہے تھے- انہوں نے بتایا کہ حکومت نے فرقہ واریت کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنے کا تہیہ کر رکھا ہے- ایسے لوگ جو مذہبی منافرت پھیلاتے ہیں ان کے خلاف حکومت سخت کارروائی کرے گی- اور اس کے لئے ہم نے مربوط منصوبہ بنا لیا ہے- لوگ ایسے مولویوں کی باتیں نہ سنیں جو منبر پر بیٹھ کر مذہبی منافرت پھیلاتے ہیں- اور مسلمانوں کو بانٹنے کی کوششوں میں لگے ہوئے ہیں-

سیالکوٹ کے سرحدی دیہات میں کرفیو

پاکستان نے سیالکوٹ ورکنگ باؤنڈری کے سرحدی دیہات "زیرو پوائنٹ" پر رات کا کرفیو نافذ کر دیا ہے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سیالکوٹ کی جانب سے حکم نامے کے مطابق مذکورہ علاقہ جات میں غروب آفتاب سے لے کر طلوع فجر تک لوگوں کی آمد و رفت بند کر دی گئی ہے- اس کے علاوہ ان علاقوں میں جوار، سورج مکھی، گنا سمیت دیگر اونچے قد کی فصلیں اگانے پر پابندی لگا دی گئی ہے-

اے آر ڈی کی طرف سے وکلاء ہڑتال کی حمایت

اتحاد برائے بحالی جمہوریت (اے آر ڈی) نے قومی بنکوں کے ملازمین کی ہڑتال پر گہری تشویش کا اظہار کیا ہے اور ہزاروں افراد کی جبری ریٹائرمنٹ کے فیصلے کو حکومت کی غیر متوازن بلکہ متضاد حکمت عملی کا نتیجہ قرار دیا ہے- اے آر ڈی نے 28 جون کو وکلاء کی ملک گیر ہڑتال کی بھرپور حمایت کی ہے اور اس امر پر خوشی کا اظہار کیا کہ وکلاء برادری نے وطن عزیز میں آئین جمہوریت اور قانون کی حکمرانی کے لئے میدان میں نکلنے کا جو عزم کیا ہے وہ قابل ستائش ہے-

کشمیریوں کے بغیر مذاکرات نامکمل ہوں گے

وزیر خارجہ عبدالستار نے کہا ہے کہ کشمیریوں کی شمولیت کے بغیر تنازعہ کشمیر پر بات چیت کا عمل نامکمل ہو گا- سی این این کو انٹرویو دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ پاک بھارت سربراہ ملاقات کے لئے تاریخ کے تعین کے عمل سے گزر رہے ہیں امید ہے یہ ملاقات جولائی کے دوسرے ہفتے میں ہو گی-

ریلوے کرائے مزید بڑھانے کا اعلان

جنرل مینیجر ریلوے نے کہا ہے کہ اگر حکومت نے ڈیزل کی قیمتوں میں اضافہ کیا تو ریلوے بھی کرائے بڑھانے پر مجبور ہو گا- ریلوے ایک سو اسی ملین لیٹر ڈیزل سالانہ استعمال کرتا ہے- اگر ڈیزل کی قیمت ایک روپیہ بڑھے تو ریلوے کو 18 کروڑ روپے کا اضافی بوجھ برداشت کرنا پڑے گا-

مون سون کی پہلی بارش

اسلام آباد سمیت ملک کے بالائی علاقوں راولپنڈی، جہلم چکوال، گوجرانوالہ، منگلا، مری، ایبٹ آباد، سیالکوٹ اور کشمیر کے بعض علاقوں میں مون سون کی پہلی بارش ہوئی- محکمہ موسمیات کے مطابق پاکستان میں مون سون ہوائیں بتدریج داخل ہو رہی ہیں- اور آئندہ چند روز کے دوران اسلام آباد، کشمیر صوبہ پنجاب اور سرحد میں وقفے وقفے سے بارشیں ہوں گی-

کوئی نیا ٹیکس عائد نہیں کیا جا رہا

وفاقی کابینہ 18 جون کی صبح اپنے خصوصی اجلاس میں مالی سال 2001-2002ء کے قومی بجٹ کی منظوری دے گی- بجٹ کے اعلان میں دو دن کی تاخیر کابینہ کے خصوصی اجلاس میں کی گئی- وزیر خزانہ نے کہا کہ بجٹ تیار کر لیا گیا ہے- اور اس میں کوئی نیا ٹیکس عائد نہیں کیا جا رہا-

گھروں کے قریب تعیناتی کی پالیسی پر عملدرآمد

محکمہ تعلیم نے اساتذہ اور دیگر سٹاف کے تبادلوں کے لئے صوبہ بھر میں پوسٹنگ/ٹرانسفر پالیسی ترتیب دی ہے- جس کے تحت گرمیوں کی چھٹیوں کے دوران ان کے تبادلے ان کے گھروں کے قریب کر دیئے جائیں گے- محکمہ تعلیم کے ایک ترجمان نے بتایا کہ حکومت چاہتی ہے کہ اساتذہ کو ان کے گھروں کے قریب تعینات کیا جائے- تاکہ وہ زیادہ دلجمعی اور مستعدی سے طلبہ کو تعلیم دے سکیں-

اکسیر اولاد نرینہ
مکمل کورس -/600 روپے
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
فون 212434 فیکس 213966

مکان 19/1 دارالعلوم غربی بر لب سڑک کرایہ و فروخت کیلئے دستیاب ہے-
رابطہ: شاہد مجید وڑائچ - وڑائچ ٹاؤن
فیکٹری ایریا ربوہ فون نمبر 212444

العطاء جیولرز
DT-145-C کری روڈ
ٹرانسفارمر چوک راولپنڈی
پروپرائیٹر - طاہر محمود
☎ 4844986

فخر الیکٹرونکس
ڈیلر: ریفریجریٹر - ائرکنڈیشنر - ڈیزرٹ کولر - کوکنگ رینج
گیزر - ہیٹر - واشنگ مشین - مائیکروویو اوون اور سٹیبلائزر
فون 7223347-7239347-7354873
1- لنک میکلوڈ روڈ، جودھامل بلڈنگ لاہور

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
زرمبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ - کاروباری سیاحتی بیرون ملک مقیم
احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے ہوئے قالین ساتھ لے جائیں
ڈیزائن بخارا اصفہان شجر کاروبجی ٹیبل ڈیزائن - کوشن افغانی وغیرہ
احمد مقبول کارپٹس
مقبول احمد خان آف شکر گڑھ
12- ٹیگور پارک نکلسن روڈ لاہور عقب شوبرا ہوٹل ☎
042-6306163-6368130 Fax:042-6368134
E-mail:mobi-k@usa.net

6 فٹ سالڈ ڈش اور ڈیجیٹل سیٹلائٹ پر MTA کی کرسٹل کلیئر نشریات کیلئے
عثمان الیکٹرونکس
فرج - فریزر - واشنگ مشین
ٹی وی - گیزر - ائرکنڈیشنر -
وی سی آر بھی دستیاب ہیں-
رابطہ - انعام اللہ
1- لنک میکلوڈ روڈ
بالمقابل جودھامل بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ لاہور
☎ 7231680
7231681
7223204
7353105

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل 61

Mian Bhai
میاں بھائی
ہرکولیس
HERCULES
آٹو پارٹس کی دنیا میں با اعتماد نام
مینوفیکچرر
آئل فلٹر - بریک آئل

پٹہ کمانی - سائلنسر بکس و سائلنسر پائپ اور ربڑ پارٹس

طالب دعا
میاں عبداللطیف - میاں عبدالماجد
گلی نمبر 5 نزد الفرخ مارکیٹ - کوٹ شہاب الدین - جی ٹی روڈ شاہدرہ لاہور Ph: 042-7932514-5-6
Fax: 042-7932517 E-mail: mianbhai2001@yahoo.co.uk